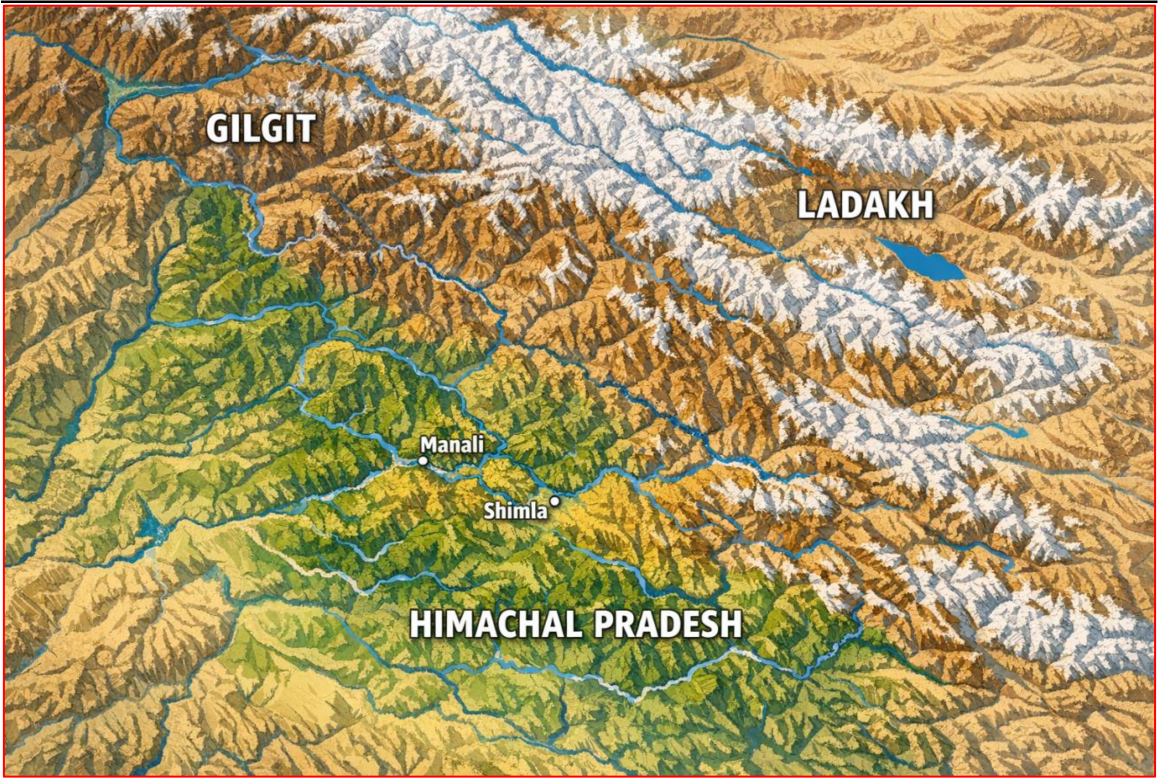
داردستان کے بروکپا لوگوں کا تاریخی اور جینیاتی پس منظر

(رازول کوہستانی)





بروکپا لوگ

بروکپا ایک قدیم اور منفرد نسلی گروہ ہیں جو موجودہ دور میں ہندوستان کے زیر قبضہ لداخ اور پاکستان کے کھرمنگ اور سکردو کے بعض مقامات میں آباد ہیں۔ یہ لوگ اپنی نسلی خصوصیات، ثقافت اور روایات کی وجہ سے اپنے آپ کو دنیا میں منفرد نسلی گروہ سمجھتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا میں بچے ہوئے واحد خالص آریائی نسلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جدید جینیاتی تحقیقات نے ان کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے[1]۔

بروکپا لوگ لداخ میںزیادہ تر دہ ہنو، گرکون، سیلموں، بٹالک اور دارچکس کی دیہی وادیوں اور پاکستان کے ضلع کھرمنگ کی بعض بستیوں میں بھی صدیوں سے آباد ییں۔ ان کی سماجی روایات، زبان، نسلی شناخت اور رہن سہن انہیں پورے ہمالیائی خطے میں ایک منفرد قوم بناتے ہیں۔ لداخ میں مذہبی طور پر ان کے دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک بدھ بروکپا اور دوسرا مسلم بروکپا۔ جو بدھ بروکپا ہیں وہ کالاش نسلی گروہ کی طرح اپنی قدیم روایات اپنائے ہو ئے ہیں۔

پس منظر

عام طور پر بروکپا لوگوں کی اصل قدیم دراوڑ یا تبتی منگولیائی اقوام سے جوڑی جاتی ہے، لیکن ایک مقبول نظریہ یہ بھی ہے کہ وہ **قدیم آریاؤں کی ایک شاخ** ہیں جو بہت پہلے وسطی ایشیا اور پھر صدیوں بعد ہماچل پردیش یا قدیم وادی سندھ سے ہوتے ہوئے گلگت بلتستان اور بعد میں یہاں سے لداخ تک پہنچے۔

اس نظریے کی بنیاد ان کی **جسمانی خصوصیات** (گوری رنگت، لمبے قد، یورپی نقش و نگار)، **بولی میں آریائی الفاظ، روایتی پوربان (پھولوں کی مالا)** جیسی علامات پر رکھی جاتی ہے۔ ان کی بہت سی روایات مقامی طور پر انہیں" **آریائی قبیلہ** "بھی کہتی ہیں، اگرچہ جدید بشریاتی تحقیق انہیں **ایک الگ ثقافتی زنجیر** کا حصہ سمجھتی ہے۔

بعض کتابوں اور مضامین میں لکھا ہے کہ بروقپا لوگوں کی تین اہم شخصیات تھیں جن کے نام دُولو، میلو اور گلو تھے۔ یہ تینوں بھائی تھے اور قتل ہونے کے خوف سے گلگت سے بھاگ کر لداخ کی طرف آ ئے تھے کیوں کہ انہیں اس وقت کا گلگت کا کوئی بادشاہ قتل کرنا چاہتا تھا۔ Tashi Namgail کا کہنا ہے کہ یہ تینوں بھائی بروقپا لوگوں کی تین بڑی اور اہم شخصیات میں شامل ہیں۔ دُولو کی نسل نے ہنو، میلو کی نسل نے داہ، گرکون، سلمو، لولانگ اور گلو کی نسل نے گنُوخ کا علاقہ آباد کیا۔ جُوں جُوں ان کی آبادی بڑھتی گئی، انہوں نے مختلف مقامات پر نئی آبادکاری عمل میں لائی۔ ان میں ہنو میں آباد بروقپا لوگوں نے طویل عرصہ بعد اپنی مادری زبان ترک کر کے لداخی زبان اپنا لی تھی[2]۔

بروقپا لوگوں میں کئی بڑے قبیلے پائے جاتے ہیں جن میں چند یہ ہیں: پیُوپہ (داہ، گرکون، گنُوخ میں)، غَتھوپہ، فٹوپہ، شنکوپہ (چُلیچن میں)، اوخِھرنگپہ، کھروپہ، چھیبیلے پہ، لِکرپہ (لداخ سے گنُوخ آئے)، کِرَپہ، مَلَپہ، گنگفیلپہ،یَقزوپہ، بَٹّے پہ (گارکن میں)،قالخُسپہ، بَتِکپہ، دارہ پہ، کَچوپہ، غُمبیرپہ، (چُلیچن میں)، گوجوپہ، گنگبے پہ، ٹھوکوپہ، جَروپہ، شنگسپہ، نوربوپہ، مَنُوپہ، جَنَپہ اور مِسکِنپہ، گریاپہ، گنچنگپہ، مناپہ اور کنچوکورپہ، پیوپہ، نوربوپہ، شلبہ پہ، چُرکوپہ، چھپیلسے پہ، علیدہ کچوپہ، جروپہ، شنگ پہ، بتکپہ، منوپہ، جنّپہ، کولوپہ اور بُچُوپہ وغیرہ ۔ قبیلوں کے کئی نام علاقہ کی نسبت یا ہجرت سے تعلق رکھتے ہیں جیسے لداخ کے ایک معدوم گاؤں "لِکر" سے نقل مکانی کر کے گنوخ آنے والے قبیلہ کو "لِکِرپہ" کا نام دیا گیا ہے۔ ان کی موجودہ تعداد 4000 ہے[3]۔

بروقپا [4] لوگوں کے متعلق Tashi Namgail نے اپنی کتاب History and Culture of Dard People of Ladakh میں کہا ہے کہ لداخ کی طرف دارد بروقپا لوگوں کی ہجرت دوسری صدی قبل مسیح میں جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور یہاں پہنچنے والے بروقپا لوگوں نے لداخ کے زیریں علاقے کو اپنی آبادکاری کے لیے منتخب کیا۔ اس علاقے میں ان کی ہجرت 15ویں صدی عیسوی تک جاری رہی۔

---

[1] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy.

[2] رازول کوہستانی، 2022- بروکپا لوگ اور بروکسکت زبان، انڈس کوہستانی پبلی کیشنز۔

[3] رازول کوہستانی، 2022۔ بروکپا لوگ اور بروسکت زبان، انڈس کوہستان پبلی کیشنز۔

[4] بروکپا کی اصطلاح لداخ اور پاکستان کے علاوہ اروناچل پردیش کے اضلاع کیمانگ اور توانگ کے خانہ بدوش قبائل کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ اصطلاح بھوٹان کے ضلع تریشیگانگ کے ایک قبیلے کو اس کی زبان کو بروکپابولی کہا جاتا ہے۔ (رازول)

لسانی بنیادوں پر کہا جا سکتا ہے کہ بروقپا دارد لوگ مختلف گروہوں اور اوقات میں مرول سے داہ ہنو لداخ تک پہنچے۔ یہی دور مون لوگوں کا بھی ہے جو ہماچل پردیش سے بلتستان اور ان لداخ تک پہنچے اور بروقپا لوگوں کے آس پاس آباد ہوئے۔ مون لوگ بنیادی طور پر موسیقار اور ترکھان تھے[5]۔

لسانی پہلو

ان کی مادری زبان کو **بروکسکٹ (Brokkskat)** کہا جاتا ہے جو گلگت کی شینا زبان سے ماخذ ہے۔ یہ **داردی ذیلی لسانی خاندان** کی زبان ہے جو ہند آریائی گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔

بروقسکت بولنے والوں کی زیادہ تعداد کرگل میں شرچے، چُلیچن، بٹالک، گرکون، درچک بٹالک سیکٹر میں پائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے ضلع لیہہ کے ہنو گاؤں میں کرگل کے علاقہ لالونگ میں بھی معدوم ہو چکی ہے۔ کرگل کے ایک اور مقام سلیموں میں بھی 90 فیصد معدوم ہو چکی ہے۔ چُلیچن کا علاقہ بروقپا مسلم اکثریتی اور گرکون بودھی اکثریتی علاقہ ہے۔ ضلع کھرمنگ کے جن علاقوں میں آج کل بروقسکت بولی جاتی ہے ان میں گنُوخ، دنسر، مرول، ژھے ژھے تھنگ سرفہرست ہیں۔ جب کہ جن علاقوں میں بروکسکت معدوم ہو چکی ہےان میں سنکرمو، واچرہ، مرمَق اور کنگچھے کا ایک گاؤں تھلے شامل ہے۔ قدیم دور میں پورے بلتستان میں شینا اور بروقسکت بولنے والے لوگ آباد تھے اور بلتی لوگ ان کے بعد بلتستان میں وارد ہوئے۔ ماہر لسانیات گریرسن کے مطابق قدیم دور میں شینا زبان تبت تک پھیلی ہوئی تھی [6]۔

معاشرت

بروکپا معاشرہ روایتی طور پر **کھیتی باڑی اور گلہ بانی** پر قائم ہے۔ **جو، گندم، باجرہ، اور خوبانی** ان کی اہم فصلیں ہیں۔ مویشی بانی میں **بکری، بھیڑ، اور یاک** شامل ہیں۔ خاندان عموماً مشترکہ طرز پر رہتے ہیں اور بزرگوں کو خصوصی مقام حاصل ہے۔

لباس و آرائش

مرد و خواتین دونوں **روایتی اونی یا سوتی لباس** پہنتے ہیں۔ عورتیں عام پیرہن کے اوپر بکری بالوں والی چمڑے کی کھال پہنتی ہیں۔ عام طور پر بروقپا خواتین کے سر پر **پوربان** تاج ہوتا ہے، جو جڑی بوٹیوں، جنگلی پھولوں اور چمکدار دھاتوں سے مزین ہوتا ہے۔ یہ آرائش بروکپا شناخت کی خاص علامت سمجھی جاتی ہے۔

مذہب و عقائد

تاریخی طور پر بروکپا ایک مخلوط مذہبی نظام رکھتے ہیں۔ ابتدائی طور پر **فطرت پرستانہ (animistic)** عقائد، بعد میں **بدھ مت** بالخصوص لداخی تبتن روایت کا اثر، کئی رسوم آج بھی بدھ مت اور قدیم دیسی عقائد کے امتزاج پر مشتمل ہیں۔ کئی لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور مسلمان ہیں۔ موسمی تہوار، قدرتی قوتوں کا احترام اور پھولوں اور پودوں کی علامتی اہمیت ان کی رسومات میں نمایاں ہے۔

تہوار اور ثقافتی اظہار

ان لوگوں کے اہم تہواروں میں **بونونا – (Bonona)** فصل کی خوشحالی اور برکت کا تہوار، **درکپا تہوار** –قدیم دیسی عقائد سے متاثر تہوار، شادی بیاہ کی رسومات میں **لوک گیت** اور **رقص** اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو بروکسکت زبان میں گائے جاتے ہیں۔ ان کی موسیقی تیز ردھم، گھرے سر اور مخصوص لوک آلات کے استعمال سے پہچانی جاتی ہے۔ ان کے ایک تہوار سے منسوب ایک لوگ گیت میں گلگت کے علاقہ سے ان کی ہجرت کی کہانی بیان کی جاتی ہے۔

بروقپا تہواروں میں بونونو، ناران، من ٹھانا، شاہ نصیر، موری پی پھن، ممانی، لوستون، روپھلا مَمنی، شِمَنی، ہرپتسوس، نمبروز، شَمڈُم، نارن، نَرنا وغیرہ تہوار اہم ہیں۔ بونونو ان کا مشہور تہوار ہے جس میں یہ لوگ اپنے ایک قدیم سردار گل سنگے سے متعلق رزمیہ گیت گاتے ہیں۔ یہ تہوار پاکستانی علاقہ میں آباد بروقپا لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ اس لیے ان کی باری والے سال یہ تہوار نہیں منایا جاتا۔ ہمارےمحقق دوست جناب عاشق فراز نے اس تہوار کے متعلق اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں لکھا ہے کہ:

---

5 رازول کوہستانی، 2022۔ بروکپا لوگ اور بروکسکت زبان، انڈس کوہستانی پبلی کیشنز۔

6 گریرسن، ہندوستان کا لسانیاتی جائزہ

"مل مل کھٹو میں رقص جاری ہے، شرکاء اونچی پرسوز آواز میں گا رہے ہیں، کبھی آواز مدہم، کبھی درد انگیز اور کبھی سریلی ہو جاتی ہے، یہ کوئی عام گیت نہیں ہے، قبیلے کی دربدری، زندگی اور موت کا رقص، دیوتاؤں کے ساتھ آبائی وطن سے انخلا اور طویل سفر کی داستان کہی جا رہی ہے۔ لیکن یہ گنوخ کے مل مل کٹھو میں نہیں بلکہ ڈاہ گرکون، ہنو لداخ کے مل مل کٹھو میدان میں ہو رہا ہے اور یہ سب "بونونو تہوار" کے دوران ہوتا ہے۔ یہ تہوار ایک سال ڈاہ میں دوسرا سال گرکون میں اور تیسرا سال خالی۔ لیکن کیوں؟ تیسرے سال کا تہوار گنوخ کھرمنگ میں ہوتا تھا لیکن یہاں اشاعت اسلام کے بعد ترک کر دیا گیا یوں روایت کے مطابق خالی رہتا ہے۔ اور پھرداہ لداخ سے شروع، اگلے سال گرکون میں اور پھر تیسرے سال خالی۔ یہ سلسلہ کئی صدیوں سے جاری ہے"۔

"اس تہوار میں ایک خاص گیت گایا جاتا ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح بروشال (گلگت) سے یہ قبائل ذاتی دشمنی اور قبائلی جنگ و جدل کے باعث ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور کس طرح گلگت، روندو، سکردو، خپلو اور کھرمنگ سے ہوتے ہوئے مرول، ژھے ژھے تھنگ، سنکرمو، گنوخ، ڈاہ، ہنو، گرکون، در چکس، خلسے اور دیگر علاقوں میں جا کر آباد ہوئے۔ دراصل یہ ہجرت کی کہانی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ روندو، سکردو اور کھرمنگ کے جن جن مقامات پر ان قافلوں نے وقتی طور پر قیام کیا ہے ان میں اب بھی زیادہ تر جگھوں پر "درد" لوگ آباد ہیں۔ یہ گیت دراصل کئی دوسرے مناجاتی گیتوں کا ایک حصہ ہے جو یہ درد ان تہواروں میں گاتے ہیں"۔
"ہجرت والے گیت میں تذکرہ ہے کہ بروشل سے نکلنے کے بعد قافلہ گلیت آ پہنچا، یہاں سے سسی، استق، فونگ کٹو، طورمک، بشو، کچورہ، چندہ، غوٹی چنگرہ، کریس، خپلو، غویس سے ہوتا ہوا گنوخ، سنید، ڈاہ گرکون اور ہنو جا پہنچا۔ جو دیوتا اس قافلے کے ساتھ ساتھ آیا اور جس کی پوجا ہوتی رہی اسے "نارل" کا نام دیا گیا ہے۔ راستے میں قافلے کے افراد نے روندو کے کسی مقام پر دردوں کا قدیمی کھیل "چھالو" بھی کھیلا۔ گنوخ، ڈاہ گرکون اور ہنو پہنچنے پر "مینارو" کے ساتھ لڑائی ہوئی"۔

کہا جاتا ہے کہ 18ویں صدی عیسوی تک بروقپا لوگ مکمل طور پر داردی دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے اور باقاعدگی سے قربانیاں دی جاتی تھیں۔ فصل کی بٹائی اور بہار کی آمد پر تہوار منانے کا عام رواج تھا۔ ان تہواروں میں ان کے دیوتے لھانارل اور کھیابجُنگ کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کی 7 دیوی بہنوں کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Aurthur Neva[7] نے اپنی کتاب میں دیوی شیرنگ، ہنو وادی کے دیوتا زن دان لھامو اور گرکون وادی کے دیوتا تاکن لھامو کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضع ہوتی ہے کہ داردستان کے دوسرے قبائل کی طرح ان کے ہاں بھی بعض دیوتے مختلف قبیلوں اور وادیوں سے مخصوص ہوتے تھے یا تعلق رکھتے تھے۔

آثار قدیمه
لداخ کے بعض مقامات سے پتھر کے قدیم دور اور نئے دور کے پتھروں کے کلہاڑے دستیاب ہوئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس علاقے میں بھی قبل از تاریخ کے انسان آباد تھے۔ یہاں قبل از تاریخ کے انسانوں کے رہنے کے کئی غار بھی دریافت ہوئے ہیں۔ لداخ میں قدیم دور کی قبریں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ ان قبروں سے ملنی والی کھوپڑیاں ڈھائی ہزار سال قدیم بتائی جاتی ہیں[8]۔

لداخ کے علاقہ لونگ میں قدیم قبروں میں تین سے بیس افراد کی کھوپڑیاں برآمد ہوئی ہیں۔ فرانکی کا کہنا ہے کہ یہ قدیم دارد لوگوں کی قبریں ہیں اور یہ کپوپڑیاں ڈھائی ہزار سال قدیم ہیں[9]۔

لیہہ سے سوکلومیٹر دور دریافت ہونے والے ایک چولہے کی راکھ کے نمونے اور اس کے ریڈیوکاربن لیباٹری تجزیہ سے دریافت ہوا کہ یہ چولہا 6500 سال پرانا اور وادی سندھ کی تہذیب سے دو ہزار سال قدیم ہے۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں قدیم غار بھی دریافت ہوئے ہیں جوچار ہزار سال پرانے بتائے جاتے ہیں۔ اسی طرح رونگ کے ایک علاقہ سے پرانی قبریں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ ان قبروں میں بیس بیس کھوپڑیوں کی موجودگی بتائی گئی ہے۔ محقق فرانکی کا کہنا ہے کہ قبریں داردوں کی ہیں اور دریافت ہونے والی کھوپڑیاں ڈھائی ہزار سال پرانی ہیں[10]۔

---

[7] Authur Neve, 1913. Thity Years in Kashmir, London
[8] عبدالغنی شیخ، 2005، لداخ: تہذیب و تمدن، ص: 21، 22۔
[9] عبدالغنی شیخ، 2005، لداخ: تہذیب و تمدن، ص: 24۔
[10] عبدالغنی شیخ، 2005، لداخ: تہذیب و تمدن، ص:22، 24۔

اسی طرح خلسے پل کے پاس ایک چٹان پر خروشتی اور براہمی کتبات کندہ کیے ہوئے پائے گئے ہیں۔ لداخ کے بعض مقامات کی چٹانون پر چھلاس اور گلگت کی چٹانوں پر کندہ انسان، مارخور اور دوسری اشکال بھی پائی جاتی ہیں۔

مُردے جلانا
وہ عام طور پر مردوں کو جلادیتے ہیں اور رسمی مواقع پر ماموں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ جلانے کی رسم ویدک تہذیب کی ابتدائی شکلوں میں قبرستان H ثقافت (تقریباً 1900 قبل مسیح) کی خصوصیت تھی۔ رسمی مواقع پر ماموں کی اہمیت دراوڑی ثقافتی رواج کی خصوصیت ہے۔ 1700 قبل مسیح میں، "پروٹو-داردک" زبانوں کو "پروٹو-رگ ویدک" کے مساوی قرار دیا گیا تھا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ دارد شاید پروٹو-رگ ویدک ثقافت کی لسانی اولاد ہیں[11]۔
وہ ہر سال 19 دسمبر کو آباؤاجداد کی پوجا کرتے ہیں، اپنے مردوں کو روشکشا، ان کی شمشان بھومی میں جلاتے ہیں، اور لاما جنازے کی رسومات ادا کرتا ہے[12]۔

نسلی و ثقافتی اہمیت
بروکپا کمیونٹی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ انہوں نے **صدیوں پرانی ثقافت** کو جدید دنیا سے کم از کم رابطے کے باوجود محفوظ رکھا ہے۔ نسلی تنوع، روایت اور زبان کے اعتبار سے یہ **جنوبی ایشیا کی نایاب اقوام** میں شمار ہوتے ہیں۔ ہندوستان نے انہیں **Scheduled Tribe** کے طور پر تسلیم کیا ہے تاکہ ان کی ثقافتی بقا کو یقینی بنایا جاسکے۔
تحقیقی لحاظ سے بروکپا لوگ نہ صرف لسانیات بلکہ بشریات، تاریخ، جینیات، اور ثقافتی تنوع کے مطالعات کے لیے **بہت اہم** حیثیت رکھتے ہیں۔

لسانی پہلو
شینا بولنے والے دارد لوگوں سے تعلق رکھنے والے وہ قدیم قبیلے جو آج کل لداخ کے اضلاع لیہہ، کارگل اور پاکستان کے ضلع کھرمنگ میں مرول، گنوخ، ژھے ژھے تھنگ اور دنسر میں پائے جاتے ہیں بروقپا کہلاتے ہیں۔ تبتی اور بلتیوں نے انہیں بروقپا (پہاڑوں میں رہنے والے) اور ان کی زبان کو بروقسکت (بروق+سکت) کا نام دیا ہے اور یہ نام اب کلی طور پر تحریر و تحقیق میں ان کی شناخت کا حوالہ بن گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اس خطے میں بچے ہوئے آخری غیر مخلوط آریائی نسل کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور لداخ میں اپنے علاقے کو "آرین وادی" کے نام سے موسوم کیا ہے۔
بروقپا لوگوں کا نسبی و لسانی تعلق شمالی پاکستان کے داردی لوگوں سے ہے۔ داردی لوگوں کے دو قدیم قبیلے یا گروہ اب بھی اپنی قدیم رسومات اور مخصوص لباس کے باعث مقامی اور بیرونی لوگوں کے لیے خاص دلچسپی کا باعث ہیں۔ ان میں ایک داردی گروہ ہندوکُش کے دامن میں ضلع چترال کی وادیوں بمبوریت، رمبور اور بریر میں کالاش کے نام سے جانا جاتا ہے جب کہ دوسرا دارد گروہ جسے بروقپا کہا جاتا ہے لداخ میں لیہہ اور کارگل کے اضلاع کے علاوہ پاکستان میں ضلع کھرمنگ میں پایا جاتا ہے[13]۔

لداخ کا قدیم نام جنگ جُونگ اور مریول تھا۔ چینی سیاح فاہیان نے اسے خاچن یا کِھچا کا نام دیا ہے۔ ہوانگ سانگ نے اسے مولوسو اور سانپو کہا ہے۔ یونانی مورخ پٹولمی نے لداخ کو لِسے افاسا کا نام دیا تھا۔ ایرانی تاریخ دانوں نے اسے تبت خورد اور تبت کلاں کے نام سے یاد کیا ہے[14]۔ لداخ کا علاقہ خشک پہاڑوں پر مشتمل ہے۔

لداخ کے بروقپا [15] لوگوں کے متعلق Tashi Namgail نے اپنی کتاب History and Culture of Dard People of Ladakh میں کہا ہے کہ لداخ کی طرف دارد بروقپا لوگوں کی ہجرت دوسری صدی قبل مسیح میں جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور یہاں پہنچنے والے بروقپا لوگوں نے لداخ کے زیریں علاقے کو اپنی آبادکاری کے لیے منتخب کیا۔ اس علاقے میں ان کی ہجرت 15ویں صدی عیسوی تک جاری رہی۔

---

[11] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[12] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[13] رازول کوہستانی، 2022، بروکپا لوگ اور بروکسکت، انڈس کوہستانی پبلی کیشنز۔

[14] عبدالغنی شیخ، 2005۔ لداخ: تہذیب و ثقافت، کریسنٹ پبلی کیشنز، جموں

[15] بروکپا کی اصطلاح لداخ اور پاکستان کے علاوہ اروناچل پردیش کے اضلاع کیمانگ اور توانگ کے خانہ بدوش قبائل کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ اصطلاح بھوٹان کے ضلع تریشیگانگ کے ایک قبیلے کو اس کی زبان کو بروکپابولی کہا جاتا ہے۔ (رازول)

لداخ کے بروقپا لوگوں کا نسبی و لسانی تعلق گلگت کے قدیم داردی لوگوں سے ہے۔ لداخ میں داہ سے لے کر چُلیچن تک جتنے بھی بروقپا لوگ پائے جاتے ہیں ان کی اکثریت غیر مسلم ہے تا ہم یہاں کم تعداد میں مسلم بروقپا بھی پائے جاتے ہیں۔ لائین آف کنٹرول سے پاکستان کی طرف آباد بروقپا اپنا قدیم مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ایک اور نظریہ کے مطابق بروقپا لوگ بروشال سے نقل مکانی کے بعد گلگت بلتستان سے ہوتے ہوئے گنُوخ اور اس کے مضافات کے علاوہ لداخ تک پہنچے اور وہاں آباد ہوئے تا ہم لداخ کے بروقپا داردوں پر تحقیق کرنے والے ایک محقق جناب A. H. Francke کا کہنا ہے کہ بروقسکت اور عام شینا زبان میں جتنا لسانی تغیّر اور بُعد پیدا ہو چکا ہے اس کی بنیاد پر بروقپا لوگوں کی نقل مکانی کافی قدیم معلوم ہوتی ہے۔

معروف محقق جناب Anton Kogan [16] نے اپنے ایک تحقیق مقالے میں تبتی بولیوں یا زبانوں پر داردی اور بروشسکی زبانوں کے اثرات کے حوالے سے اپنے ایک تحقیقی مقالے میں کہا ہے کہ:
"بروقسکت پہلی صدی عیسوی کے زمانے میں مرکزی شینا سے الگ ہوئی۔ لداخ کے تبت سے پہلے کے باشندے جدید بروکپا لوگوں کے آباؤ اجداد تھے۔ لیکن کیا واقعی اس کا مطلب یہ ہے کہ علاقے میں دارد نسلی اور لسانی ذیلی سطح کا مسئلہ اب مزید متعلقہ نہیں رہا؟ اس سوال کا جواب نفی میں دینے کی کچھ وجوہات ہیں۔ فرانکی کی رہنمائی میں کی گئی آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ تبتیوں کے پھیلاؤ سے پہلے، لداخ میں قفقاز (کاکیشین) نسل سے تعلق رکھنے والے اور کچھ ثقافتی خصلتوں کے حامل افراد کی آبادی تھی، جیسے تدفین کے طریقے، داردی اور بروشسکی بولنے والوں کی طرح تھے"۔

ایک نظریہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ بروکپا لوگ یا بروکپا گروہ شمالی پاکستان کا ایک قدیم نسلی گروہ ہے جو اس خطے میں آریائی قبیلوں کی آمد کے بعد سماجی اور لسانی میل جول کے تحت "داردی گروہ" میں ضم ہو گیا اور اپنی قدیم ترین زبان سے محروم ہو کر اس وقت کی شینا زبان اپنا لی اور بعد میں گلگت مرکز سے ہجرت کے بعد ان کی شینا زبان نے آہستہ آہستہ ارتقا کے مراحل سے گزر کر "بروکسکت" کا روپ دھار لیا۔ اس موقف کو ماننے میں شاید کوئی دشواری نہ ہو کہ شمالی پاکستان میں آریائی طائفوں کی آمد سے قبل مقامی آبادی پائی جاتی تھی اور شاید اس قدیم آبادی کا تعلق موجودہ بروکپا نسلی گروہ سے ہو۔

جینیاتی پہلو
ایک جینیاتی تحقیق میں بروکپا لوگوں کی جینیاتی وابستگی کو جاننے کے لیے، ان کے NRY اور mtDNA مارکروں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، جینوگرافک ڈیٹا بیس اور دنیا بھر کے دستیاب اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے ان کے بڑے NRY گروہ کی ابتدا اور پھیلاؤ کا تعین کیا گیا ہے۔ نتائج سے پتہ چلا کہ بروکپا میں عام NRY گروہ وہ نہیں تھا جو ہندوستانی ہند-یورپی بولنے والی آبادیوں میں پایا جاتا ہے۔ ان کے پاس ایک گروہ L1a2-M357 تھا جس کی جڑیں جنوبی ہندوستان میں قدیم ہیں[17]۔

بروکپا کی mtDNA ساخت : mtDNA کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ بروکپا میں HG A4 سب سے زیادہ پایا گیا اور 16 میں سے 10 دیہاتوں میں پھیلا ہوا تھا، جس کی اوسط تعدد 49.1% تھی۔ یہ گروہ، تاہم، اسلامی بروکپا (75%) میں بدھ مت بروکپا (41%) کے مقابلے میں زیادہ عام تھا۔ جبکہ ہندوستان سے متعلقہ mtDNA U2 A اورB ، اور ایران سے متعلقہ I اور دیگر H اور HV ہیپلوگروپس بدھ مت فرقے کے لیے منفرد تھے، ہندوستان سے متعلقہ M اور M3گروہ دونوں فرقوں میں موجود تھے۔ گروہA4 ، جو سائیبریا سے ایران اور ویتنام تک وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے، شاید دونوں فرقوں کا بانی mtDNA ہیپلوگروپ ہے، جبکہ دیسی mtDNA نسب M3 زیادہ تر بدھ مت فرقے میں دیکھا گیا[18]۔

ہندوستان میں اس گروہ کے ارتکاز کے دو علاقے شناخت کیے گئے: ایک جموں، پنجاب اور شمالی پاکستان/افغانستان کے علاقوں میں؛ اور دوسرا جنوبی ہندوستان میں، جس میں تمل ناڈو، کیرلا اور کرناٹک شامل ہیں۔ جہاں پہلا علاقہ آبادی کے لحاظ سے نمایاں پھیلاؤ دکھاتا ہے، وہیں دوسرا ایک بکھری ہوئی تصویر پیش کرتا ہے، جہاں زیادہ تر آبادیوں

---

[16] Anton Kogan, On possible Dardic and Burushaski influence on some Northwestern Tibetan dialects. Institute of Oriental Studies, Russian Academy of Sciences, Moscow

[17] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[18] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

میں ایک یا دو نمونے پائے گئے۔ پہلے علاقے میں زیادہ تعدد، جموں (28.96%) میں، بدھ مت بروکپا (69%)، اسلامی بروکپا (38%)، بلتی (33%) اور داردی مسلمانوں (24%) کی زیادہ تعدد سے متاثر تھی[19]۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ برہمن آبادیوں میں دو گروہ تھے: ایک گروہ جموں کے ڈوگرہ برہمن، راجستھان کے سرسوت برہمن اور کرناٹک کے ہاویاکا برہمن پر مشتمل تھا، جن میں L1a2-M357 کی خاصی تعداد (13-17%) تھی۔ جبکہ دوسرا گروہ آٹھ برہمن آبادیوں پر مشتمل تھا جن میں کم تعدد (4-8%) تھی۔ اس کے علاوہ، 16 دیگر برہمن آبادیوں (56%) میں یہ L1a2(M357) گروہ موجود نہیں تھا۔ اسی طرح، 42 دیگر ذاتوں (61%) اور 65 قبائل (74%) میں بھی یہ گروہ موجود نہیں تھا[20]۔

ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں، NRY-HG-L1a2(M357) کی تقسیم تمل ناڈو میں انتہائی اہم تھی اور ان کا STR تغیر بھی دیگر ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ تھا۔ اگرچہ ہماچل، راجستھان، آسام، کیرلا اور افغانستان جیسی دیگر ریاستوں/خطوں میں بھی تغیر زیادہ تھا، لیکن SSD تجزیے میں STR ہیپلوٹائپس بہت مختلف تھے، اور ایلیل کی تقسیم اہم نہیں تھی۔ ان SSD تخمینوں میں، تمل ناڈو، کرناٹک اور جموں کے STRs نے اپنی جگہ پر مسلسل ارتقاء دکھایا[21]۔

جینیاتی تحقیقی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دہ-ہانو کے بروکپا ایک "قبل از آریائی" قبیلہ ہو سکتے ہیں جو NRY-HG-L1a2(M357) مردانہ جین پول اور وسطی ایشیائی mtDNA A4 سے متعلقہ گروہوں سے تشکیل پایا، اس سے بہت پہلے کہ NRY-HG R1a1 ہند-یورپی بولنے والا "آریائی" جین پول آیا۔ منتخب بستیوں میں اسلام کا قبول کرنا بعد میں ہوا ہوگا۔ L1a2(M357) گروہ کی ابتدا تمل ناڈو، ہندوستان کے جنوبی سرے پر ہوئی ہوگی[22]۔

2019اس رپورٹ[23] میں بروکپا لوگوں پر کی گئی جینیاتی تحقیق میں وائی کروموسوم کے مطالعے کے نتائج کی بنیاد پر کہا گیا ہے کہ بروکپا لوگ 9000 سال قبل ہمالیہ میں ویدک دور سے پہلے آباد ہونے والے گروہ ہیں اور ان کا ارتقاء الگ تھلگ رہا ہے۔ ایم ٹی ڈی این اے پروفائل میں ایم ٹی ڈی این اے ایچ جی اے 4 کا غلبہ ہے جو برصغیر پاک و ہند سے باہر سے آیا ہوگا۔ رپورٹ میں اس افواہ کے متعلق کہ بروکپا "خالص آریائی نسل" سے تعلق رکھتے ہیں، تاریخی لفظ "آریائی" کا تعلق ہند-یورپی زبان بولنے والوں سے ہے۔ بروکپا لوگوں کے پدری اور مادری ہیپلوگروپس کی تفصیل گرافک جدول میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

پدری ہیپلوگروپس[24]

(1)۔ پدری ہیپلوگروپ L1a2 (M357) ، تناسب 62.7% ، جینیاتی تعلق، جنوبی ہندوستان (تامل ناڈو)، "پری آریائی" وراثت کی علامت۔

(2)۔ پدری ہیپلوگروپ R1a1 (M17)، تناسب 8% (بہت کم)، جینیاتی تعلق وسطی ایشیا، یورپ، شمالی ہندوستان، بروکپا لوگوں میں یہ ”آریائی مارکر“ بہت کم ہے۔

(3)۔ ہیپلوگروپ D، کم تناسب، جینیاتی تعلق مشرقی ایشیا، تبت، بروکپا میں نایاب، صرف ایک گاؤں میں زیادہ ہے۔

(4)۔ ہیپلوگروپ H, H1a, C, O3a3c1 ، تناسب 5% سے کم

مادری ہیپلوگروپس[25]

(1)۔ ہیپلوگروپ A4، تناسب % (بروکپا میں سب سے زیادہ عام)، تعلق مشرقی ایشیا، سائبیریا، ایران، اہمیت: بروکپا کی غالب زنانہ نسب، بیرون ہند سے آمد کی نشاندہی کرتا ہے؛

(2)۔ M3، جینیاتی تعلق: جنوبی ایشیا (ہندوستان)، اہمیت: مقامی ہندوستانی زنانہ جین پول کی موجودگی۔

---

19 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

20 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

21 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

22 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

23 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

24 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

25 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

(3)۔ ہیپلوگروپ: U2a / U2b، صرف بدھ بروکپا میں، جنوبی ایشیا (ہندوستان)، اہمیت: مقامی ہندوستانی زنانہ جین پول کی موجودگی۔
(4)۔ I، صرف بدھ بروکپا میں، جینیاتی منبع ایران، اہمیت: ایران سے آمد کا امکان۔
(5)۔ ہیپلوگروپ: H / HV، صرف بدھ مت بروکپا میں، جینیاتی منبع مغڑبی یوریشیا، مغرب سے آمد کا امکان۔

بروکپا لوگوں کے پدری (Y-DNA) ہیپلو گروپس کا جدول[26]

ہیپلو گروپ	تعدد / خصوصیات	ابتدا / پھیلاؤ	اہمیت / وضاحت
L1a2 (M357)	62.7%	جنوبی ہندوستان (تامل ناڈو)	بروکپا کی منفرد مردانہ نسب، "پری آریائی" وراثت کی علامت
R1a1 (M17)	8% (بہت کم)	وسطی ایشیا، یورپ، شمالی ہندوستان	عام طور پر "آریائی مارکر" سمجھا جاتا ہے، بروکپا میں بہت کم ہے
D	(4/3)	مشرقی ایشیا، تبت	بروکپا میں نایاب، صرف ایک گاؤں میں زیادہ
H, H1a, C, O3a3c1	5% سے کم	مختلف	دیگر ہیپلوگروپس

بروکپا لوگوں کے مادری ہیپلوگروپس[27]

ہیپلو گروپ	تعدد / خصوصیات	ابتدا / پھیلاؤ	اہمیت / وضاحت
A4	49.1% (بروکپا میں سب سے زیادہ عام)	مشرقی ایشیا، سائبیریا، ایران	بروکپا کی غالب زنانہ نسب، بیرون ہند سے آمد کی نشاندہی کرتا ہے
M3	دونوں فرقوں میں	جنوبی ایشیا (ہندوستان)	مقامی ہندوستانی زنانہ جین پول کی موجودگی
U2a / U2b	بدھ مت بروکپا میں	جنوبی ایشیا (ہندوستان)	مقامی ہندوستانی زنانہ جین پول کی موجودگی
I	بدھ مت بروکپا میں	ایران	ایران سے آمد کا امکان
H / HV	بدھ مت بروکپا میں	مغربی یوریشیا	مغرب سے آمد کا امکان

بروکپا قبیلہ صدیوں سے ماہرینِ بشریات، مورخین اور جینیاتی ماہرین کے تجسس کا مرکز رہا ہے۔ یہ قبیلہ اپنی زبان، رسوم و رواج اور خاص طور پر اپنی منفرد جسمانی ساخت کی وجہ سے "خالص آریائی نسل" کے دعوے کے ساتھ جانا جاتا ہے۔ تاہم، جدید جینیاتی تحقیقات نے اس دعوے کی حقیقت جاننے اور بروکپا کے اصل جینیاتی ورثے سے پردہ اٹھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ایک دوسری جینیاتی تحقیقی رپورٹ[28] جو لداخ کے قدیم انسانی جینومز پر مبنی ہے اور جس میں تبت، جنوبی ایشیا اور وسطی ایشیا کے درمیان جینیاتی ملاپ (admixture) کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:
(1)۔ سات قدیم افراد کے ڈی این اے کا تجزیہ کیا گیا، جن میں سے چھ تقریباً 531–585 سال قبل کے ہیں اور ایک 19ویں صدی عیسوی کا ہے۔
(2)۔ پرانے افراد میں تبت سے تعلق رکھنے والی جینیاتی مماثلت نمایاں ہے، لیکن ساتھ ہی شمالی بھارت اور پاکستان سے تعلق رکھنے والی (Ancestral North Indian) "ANI" جینیاتی لکیریں اور وسطی ایشیا/اسٹیپ سے تعلق رکھنے والی لکیریں بھی موجود ہیں۔
(3)۔ یہ ملاپ تقریباً 2000–2300 سال قبل ہوا۔
(4)۔ بعد کا فرد زیادہ تر تبتی اور کچھ اسٹیپ (Afanasievo) نسب سے تعلق رکھتا ہے۔

[26] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[27] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[28] Ancient human genomes from Ladakh reveal Tibetan, South Asian, and Central Asian admixture over the last three millennia -https://doi.org/10.64898/2026.01.26.701789

(5)۔ یہ تحقیق پہلی بار لداخ میں ANI نسب کی موجودگی کا براہِ راست ثبوت فراہم کرتی ہے، جو جنوبی ایشیا اور اندرونی ایشیا کے درمیان گہرے تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔

ایک تیسری تحقیقی رپورٹ[29] جو لداخ (بھارت) کے مردانہ جینیاتی وراثتی نظام (Y-chromosome) پر کی گئی ہے، کہا گیا ہے کہ لداخ اپنی جغرافیائی پوزیشن کے باعث وسطی، جنوبی، مشرقی اور مغربی ایشیا کے درمیان ایک سنگم رہا ہے۔ صدیوں سے یہاں مختلف تہذیبوں اور نسلوں کی آمد و رفت نے اس علاقے کو جینیاتی اعتبار سے نہایت متنوع بنا دیا ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

(1)۔ مطالعے میں 220 مرد افراد کے نمونے لیے گئے اور 209 کو Y-SNP مارکرز پر جانچا گیا۔
(2)۔ کل **24پدری لائنیجز** (haplogroups)شناخت ہوئیں۔سب سے زیادہ کثرت **D haplogroup (32%)** میں پائی گئی، اس کے بعد **R (22%)، O (19%)** اور **H (11%)** ۔
(3)۔ دیگر چھوٹے تناسب میں J ، N، Q، L، Cاور G بھی موجود ہیں۔
(4)۔ یہ تنوع اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ لداخ میں مختلف ادوار میں مختلف خطوں سے انسانی ہجرتیں ہوئیں، جن میں نیولتھک دور کے آریائی باشندے، تبتی اثرات، ایرانی و وسط ایشیائی قبائل اور سلک روڈ کے تجارتی روابط شامل ہیں۔
(5)۔ جینیاتی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لداخ اور تبت کے درمیان قریبی تعلق موجود ہے، جبکہ مغربی اور جنوبی ایشیائی اثرات بھی نمایاں ہیں۔
(6)۔ یہ نتائج لداخ کو ایک "جینیاتی سنگم" کے طور پر پیش کرتے ہیں جہاں ہزاروں سالوں کی ہجرتوں اور تجارتی آمد و رفت نے ایک منفرد جینیاتی منظرنامہ تشکیل دیا۔

ایک چوتھی تحقیقی رپورٹ [30]جس میں یہ تحقیق لداخ (ٹرانس ہمالیہ) کے باشندوں کے جینیاتی منظرنامے، جین فلو اور ارتقائی موافقت پر کی گئی ہے۔ مطالعہ میں 80 افراد (کرگل اور لیہ سے) کے جینوم کا تجزیہ کیا گیا۔ نتائج سے ظاہر ہوا کہ لداخ میں دو الگ جینیاتی لکیریں موجود ہیں:

(1)۔ لیہ (Changpa) گروہ :(مشرقی ایشیائی اور جنوب مشرقی ایشیائی آبادیوں سے زیادہ قریب، اور تبتی و شیرپا لوگوں کے ساتھ جینیاتی تاریخ مشترک۔ ان میں بلند پہاڑی علاقوں کے مطابق جینیاتی موافقت (altitude adaptation) کے آثار ملے، جیسے **EPAS1** اور **ELMO2** جین۔

(2)۔ کرگل (Brokpa) اور Minero گروہ :(زیادہ تر انڈو-یورپی آبادیوں (کشمیری مسلمان، گجر، نیپالی برہمن) سے قریب۔ ان میں مدافعتی نظام اور خواتین کی زرخیزی سے متعلق جینیاتی نشانات پائے گئے۔
(3)۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں گروہوں میں تقریباً 18–22 نسلیں پہلے ایک بانی واقعہ (founder event)ہوا، جو مغل دور کی یلغار کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

ہیپلوگروپس کا جدول

ارتقائی موافقت	اہم ہیپلوگروپس /جینیاتی عناصر	نمایاں جینیاتی قربت	گروہ /علاقہ
بلند پہاڑی موافقت (Altitude adaptation)	Hg A، (M9مائٹوکانڈریل)، EPAS1، ELMO2	تبتی، شیرپا، مشرقی و جنوب مشرقی ایشیائی	Changpa)لیہ(
مدافعتی نظام اور زرخیزی سے متعلق جینز	مغربی یوریشین اجزاء، متنوع Y-haplogroups	کشمیری مسلمان، گجر، نیپالی برہمن	Brokpa)کرگل(
مدافعتی نظام سے وابستہ جینز	مغربی یوریشین اجزاء، IBDقربت Gujjarسے	انڈو-یورپی گروہ، گجر	Minero)کرگل(
تاریخی جین فلو اور ثقافتی ملاپ	Yکروموسوم میں مشرق، مغرب اور جنوبی ایشیائی ہیپلوگروپس	مخلوط)ایشیائی +یوریشین(	عمومی لداخی

[29] India - the land of high passes and genetic heterogeneity reveals a confluence of migrations
[30] The genetic landscape, gene flow and adaptation in Ladakh highlanders of trans-Himalayas

ہیپلوگروپس کا جدول [31]

خطہ/ ریاست	آبادی	زبان	ذات/قبیلہ	نمونے (N)	L1a2-M357 مثبت	تناسب (%)
جموں	بروکپا (بدھ مت)	داردی	قبیلہ	54	39	72.22
جموں	بروکپا (مسلمان)	داردی	قبیلہ	21	8	38.10
جموں	بلتی	تبتی	قبیلہ	21	7	33.33
جموں	داردی مسلمان	داردی	ذات	21	5	23.81
جموں	ڈوگرا برہمن	انڈو-یورپی	برہمن	22	3	13.64
پنجاب	جٹ سکھ	پنجابی	ذات	46	16	34.78
پنجاب	مجھبی	پنجابی	قبیلہ	41	5	12.20
پنجاب	برہمن پنجاب	پنجابی	برہمن	40	3	7.50
راجستھان	جٹ راجستھان	ہندی	ذات	29	8	27.59
راجستھان	برہمن سرسوتھ	سنسکرت	برہمن	24	4	16.67
کرناٹک	برہمن ہویَکا	کنڑ	برہمن	88	13	14.77
کرناٹک	آدی کرناٹک	کنڑ	ذات	64	4	6.25

یہ جدول بروکپا اور دیگر شمالی و جنوبی بھارتی آبادیوں میں **L1a2-M357** ہیپلوگروپ کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ واضح ہے کہ بروکپا میں اس کی شرح سب سے زیادہ ہے، جو ان کی منفرد جینیاتی شناخت کو ظاہر کرتی ہے۔

بروکپا لوگوں کا جینیاتی پس منظر

بروکپا لوگوں کا جینیاتی مطالعہ ایک دلچسپ تضاد کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ ان کی زبان داردی (Dardic) ہے، جو ہند-یورپی خاندانِ زبان کی ایک شاخ ہے، اور انہیں سیاحوں اور بعض تاریخی بیانیوں میں "خالص آریائی" کہا گیا ہے[32] ، لیکن جینیاتی شواہد اس دعوے کی مکمل تائید نہیں کرتے۔ بروکپا کا جینیاتی ورثہ دراصل ایک منفرد اور الگ تھلگ ارتقاء کی داستان بیان کرتے ہیں، جس میں مقامی جنوبی ایشیائی عناصر کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا سے آنے والے نسلی سلسلوں کا امتزاج بھی شامل ہے [33]۔

حالیہ جینیاتی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ بروکپا لداخ کے دیگر قبائل جیسے چانگپا اور مونپا کے مقابلے میں اپنے مادری نسب (matrilineal ancestry) میں منفرد ہیں، [34] ان کی آبادی میں ماضی قریب (تقریباً 1000 سے 2000 سال قبل) میں نمایاں کمی واقع ہوئی، جسے جینیاتی "بوتل (bottleneck) "neckکہا جاتا ہے[35] یہ تنہائی اور الگ تھلگ ارتقاء ہی بروکپا کی مخصوص جینیاتی شناخت کی بنیادی وجوہات ہیں۔

پدری (Y-DNA) ہیپلوگروپس کا جائزہ

بروکپا مردوں میں پائے جانے والے Y-DNA ہیپلوگروپس ان کے آبائی وطن اور تاریخی ہجرت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

- L1a2 (M357) بروکپا کا منفرد پدری ورثہ:

بروکپا لوگوں کی سب سے نمایاں اور حیران کن خصوصیت ان کے مردوں میں Y-DNA ہیپلوگروپ L1a2 (M357) کا غیر معمولی طور پر بلند تناسب (تقریباً 62.7 (یا 72) فیصد) ہے[36] ۔

---

31 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

32 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

33 Syama, A., et al. (2019). Geographical extant of Brokpa villages and their NRY-HG and mtDNA HG distributions. *Annals of Human Biology* (Supplementary Data);

Telangana Today. (2024, January 19). CCMB scientists unravel genetic history of Ladakh population.

34 Kumar, L., Rajpal, R., Ahlawat, B., Sehrawat, J. S., Spalzin, S., Fonia, R. S., Thangaraj, K., & Rai, N. (2024). The maternal genetic origin and diversity of the extant populations of the Ladakh region in India. *Mitochondrion*, 75, 101828;

Rowold, D. J., et al. (2016). Ladakh, India: the land of high passes and genetic heterogeneity reveals a confluence of migrations. *European Journal of Human Genetics*, 24(3), 442-449.

35 Telangana Today. (2024, January 19). CCMB scientists unravel genetic history of Ladakh population.

36 Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

اصل جینیاتی جغرافیہ: عالمی سطح پر اس ہیپلوگروپ کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی ابتداء جنوبی ہندوستان (تامل ناڈو) سے ہوئی ہے[37] ۔ یہ ہیپلوگروپ جنوبی ایشیا میں قدیم زرعی برادریوں سے منسلک کیا جاتا ہے اور اس کی موجودگی اس خطے میں ابتدائی آبادکاری کی نشاندہی کرتی ہے[38]۔

جینیاتی عمر اور ہجرت: ماہرین کے مطابق اس ہیپلوگروپ کی موجودگی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ بروکپا لوگوں کے آبا و اجداد تقریباً 9000 سال پہلے (قبل از ویدک دور) میں ہمالیہ میں آکر آباد ہوئے تھے [39] ۔ یہ ہجرت جنوبی ہندوستان سے براہ راست یا وسطی ہندوستان کے راستے ہوئی ہوگی۔ یہ دریافت "آریائی مارکر" کے نام سے مشہور R1a1کی عدم موجودگی میں بروکپا کی الگ پدری شناخت کو واضح کرتی ہے۔

R1a1 (M17) آریائی دعویٰ: عام خیال کے برعکس، بروکپا لوگوں میں ہیپلوگروپ R1a1 (M17) کی شرح انتہائی کم ہے [40]۔

اصل جینیاتی جغرافیہ: یہ ہیپلوگروپ وسطی ایشیا، یورپ اور شمالی ہندوستان میں وسیع پیمانے پر پایا جاتا ہے اور اسے اکثر ہند-یورپی زبان بولنے والی آبادیوں، بشمول نام نہاد "آریائی" توسیع، سے منسلک کیا جاتا ہے[41]۔ بروکپا لوگوں میں اس کی کمی واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ وہ بعد میں آنے والی ہند-آریائی ہجرتوں کے بڑے دھارے کا حصہ نہیں تھے۔ اس سے بروکپا کی "خالص آریائی" ہونے کی روایتی داستان کو جینیاتی بنیادوں پر تقویت نہیں ملتی[42]۔

دیگر پدری ہیپلوگروپس

بروکپا لوگوں کے مختلف گاؤں اور مذہبی برادریوں میں کچھ دیگر ہیپلوگروپس بھی پائے جاتے ہیں، تاہم ان کی مجموعی شرح 5 فیصد سے کم ہے [43]۔

-- H, H1a: یہ ہیپلوگروپس برصغیر پاک و ہند میں وسیع پیمانے پر پائے جاتے ہیں اور مقامی جینیاتی مواد کی موجودگی کی نشاندہی کرتے ہیں[44]۔

-- O3a3c1: یہ ہیپلوگروپ مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں عام ہے اور بروکپا لوگوں میں اس کی موجودگی ان خطوں سے کسی حد تک جینیاتی رابطے کی عکاسی کرتی ہے[45]۔

-- C: یہ ہیپلوگروپ بھی بروکپا میں نایاب ہے اور وسطی ایشیا یا سائبیریا سے ممکنہ رابطے کی نشاندہی کر سکتا ہے [46]۔

-- D: مسلمان بروکپا لوگوں میں یہ ہیپلوگروپ صرف بالالیک گاؤں میں زیادہ پایا جاتا ہے، جو کہ ایک منفرد اور مقامی واقعہ ہے جس کی مزید تحقیق کی ضرورت ہے [47]۔

Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[37] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[38] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[39] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[40] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[41] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[42] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[43] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[44] Lomous Kumar, Richa Rajpal, Bhavna Ahlawat, Jagmahender ingh Sehrawat, Sonam Spalzin, Ramnath Singh Fonia, Kumarasamy Thangaraj, Niraj Rai, The maternal genetic origin and diversity of the extant populations of the Ladakh region in India;

[45] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

[46] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

<u>مادری (mtDNA) ہیپلوگروپس کا جائزہ</u>
بروکپا خواتین کی جانب سے منتقل ہونے والے mtDNA ہیپلوگروپس ان کی مادری نسب کی جغرافیائی وسعت اور متنوع ابتداء کو ظاہر کرتے ہیں۔

(1)۔ A4 (غالب مادری نسب)
بروکپا خواتین میں سب سے زیادہ پایا جانے والا ہیپلوگروپ A4 ہے، جس کی مجموعی شرح 49.1 فیصد ہے[48]۔ یہ ہیپلوگروپ مشرقی ایشیا، سائبیریا اور ایران میں پایا جاتا ہے . برصغیر پاک و ہند میں اس کی موجودگی غیر معمولی ہے۔ A4 کی بروکپا خواتین میں اکثریت اس بات کا قوی ثبوت ہے کہ ان کے مادری نسب کا ایک بہت بڑا حصہ برصغیر سے باہر سے آیا ہے۔ یہ غالباً قدیم ہجرتوں کے دوران مشرقی ایشیا یا مغربی ایشیا (ایران) سے ہمالیہ میں داخل ہوا ہے۔

جنوبی ایشیائی مادری نسب
بروکپا خواتین میں کئی ایسے mtDNA ہیپلوگروپس بھی پائے جاتے ہیں جو مقامی جنوبی ایشیائی جین پول کی نمائندگی کرتے ہیں۔

(2)۔ M3: یہ ہیپلوگروپ دونوں مذہبی برادریوں (بدھ مت اور مسلمان بروکپا) میں پایا جاتا ہے اور برصغیر میں مقامی مادری نسب کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے[49]۔

(3)۔ U2a / U2b: یہ ہیپلوگروپ خاص طور پر بدھ مت بروکپا میں پایا جاتا ہے اور یہ بھی ایک قدیم مقامی جنوبی ایشیائی نسب ہے، جو برصغیر میں پیلیولیتھک دور سے موجود ہے [50]۔

مغربی یوریشیائی مادری نسب
بروکپا میں کچھ ایسے ہیپلوگروپس بھی ملے ہیں جو مغرب سے آنے والی ہجرتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔
(4)۔ I: یہ ہیپلوگروپ بدھ مت بروکپا (ہانو گاؤں) میں پایا گیا ہے اور اس کے ایران سے آنے کے امکانات ہیں [51]۔
(5)۔ H / HV: یہ ہیپلوگروپ بھی بدھ مت بروکپا میں پایا گیا ہے ۔ ہیپلوگروپ HV کی ابتداء مغربی ایشیا (میسوپوٹیمیا، جنوبی قفقاز) یا ایران میں بتائی جاتی ہے۔ یہ ہیپلوگروپ پورے مغربی ایشیا، یورپ اور وسطی ایشیا میں پھیلا ہوا ہے۔ بروکپا لوگوں میں اس کی موجودگی ممکنہ طور پر قدیم یا تاریخی دور میں مغربی یوریشیا سے آنے والی ہجرت کے نتیجے میں ہوئی [52]۔

جینیاتی ہجرت اور قدیم ثقافتی مراکز سے تعلق
بروکپا لوگوں کے جینیاتی شواہد ان کی ہمالیہ میں آمد اور اس خطے میں ان کے ارتقاء کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔
<u>ہجرت کے راستے</u>
بروکپا لوگوں کا جینیاتی ورثہ کثیر الجہتی ہجرت کی عکاسی کرتا ہے۔
(1) پدری نسب (L1a2) : جنوبی ہندوستان سے براہ راست شمال کی جانب ہجرت کا ایک قدیم راستہ ہے۔ یہ ممکنہ طور پر دریائے سندھ کی وادی کے ذریعے ہمالیہ کے دامن تک پہنچا ہوگا۔

[47] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[48] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[49] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[50] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[51] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
[52] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
Lomous Kumar, Richa Rajpal, Bhavna Ahlawat, Jagmahender ingh Sehrawat, Sonam Spalzin, Ramnath Singh Fonia, Kumarasamy Thangaraj, Niraj Rai, The maternal genetic origin and diversity of the extant populations of the Ladakh region in India;

(2)۔ مادری نسب (A4) : مشرقی ایشیا / سائبیریا سے تبت کے سطح مرتفع کے راستے لداخ میں داخل ہوا . یہ ہجرت آخری برفانی دور (post-glacial) کے بعد یا نیولیتھک دور (Neolithic age) کے اوائل میں ہوئی [[53]]۔

دیگر مادری نسب (I, HV, H) مغربی ایشیا (خصوصاً ایران اور قفقاز) سے وسطی ایشیا یا براہ راست راستوں سے آمد ہوئی۔

قدیم ثقافتی مراکز سے جینیاتی تعلق

زگروس اور کاکیشیا : بروکپا لوگوں میں مغربی یوریشیائی mtDNA ہیپلوگروپس HV کی موجودگی، اگرچہ کم ہے، مگر اس خطے سے کسی حد تک جینیاتی رابطے کی نشاندہی ہوتی ہے۔اس ہیپلوگروپ کا مرکز مغربی ایشیا (ایران، میسوپوٹیمیا اور جنوبی قفقاز) بتایا جاتا ہے . تاہم، اس کا یہ مطلب نہیں کہ بروکپا کا براہ راست تعلق زگروس کے پہاڑی سلسلے سے ہے، بلکہ یہ ایک وسیع تر جینیاتی بہاؤ کا حصہ ہے۔

یمنایا (Yamnaya) : بروکپا لوگوں میں پونٹک-کیسپیئن سٹیپ سے تعلق رکھنے والے یمنایا ثقافت کے مخصوص جینیاتی نشانات جیسے R1a1 کی بڑی مقدار کی عدم موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بروکپا پر ان لوگوں کا کوئی خاص اثر نہیں تھا۔

تیان شان اور پامیر : بروکپا کے جینیاتی پروفائل میں وسطی ایشیا کے ان پہاڑی سلسلوں سے منسلک مخصوص ہیپلوگروپس جیسے کہ O3a3c1 کی بہت زیادہ مقدار کا فقدان ہے۔ اگرچہ O3a3c1 کا کم تناسب پایا گیا ہے، لیکن یہ براہ راست تیان شان سے ہجرت کے بجائے مشرقی ایشیا کے ساتھ وسیع تر تبادلے کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے[[54]]۔

حرف آخر

بروکپا لوگوں کا جینیاتی ورثہ کسی ایک عظیم ثقافتی مرکز سے براہ راست منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مختلف سمتوں سے آنے والے جینیاتی دھاروں کا ایک منفرد امتزاج ہے۔ جنوبی ہندوستان سے آنے والا پدری نسب (L1a2) ان کی بنیادی آبائی اکائی ہے، جبکہ مشرقی اور مغربی یوریشیا سے آنے والی خواتین کی نسبوں (A4, HV, I) نے ان کے جینیاتی پول کو مزید وسعت دی۔

بروکپا لوگوں کا جینیاتی جائزہ "خالص آریائی" جیسے آسان اور مبہم لیبلز کو چیلنج کرتا ہے۔ جینیاتی ہیپلوگروپس کی نشاندہی سے واضح ہوتا ہے کہ بروکپا لوگ دراصل ہمالیہ کے ایک الگ تھلگ علاقے میں صدیوں سے پروان چڑھنے والی ایک منفرد جینیاتی برادری ہے۔ ان کا پدری ورثہ جنوبی ہندوستان کی قدیم آبادیوں سے منسلک ہے، جبکہ ان کا مادری نسب یا تعلق مشرقی اور مغربی ایشیا تک پھیلا ہوا ہے . یہ جینیاتی تنوع اس خطے کی اسٹریٹجک حیثیت کی عکاسی کرتا ہے، جو صدیوں سے مختلف ثقافتوں اور لوگوں کے لیے آمد و رفت کا راستہ رہا ہے . بروکپا لوگوں کی تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ انسانی آبادیاں پیچیدہ اور متحرک ہوتی ہیں، اور ان کی حقیقی شناخت کو سمجھنے کے لیے کثیر الجہتی نقطہ نظر اپنانا ضروری ہے۔

****

[53] Lomous Kumar, Richa Rajpal, Bhavna Ahlawat, Jagmahender ingh Sehrawat, Sonam Spalzin, Ramnath Singh Fonia, Kumarasamy Thangaraj, Niraj Rai, The maternal genetic origin and diversity of the extant populations of the Ladakh region in India

[54] Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy

حوالہ جات

1. Adikarla Syama, Varadarajan Santhakumari Arun, GaneshPrasad ArunKumar, Ray Subhadeepta, Kai Friese, Ramasamy Pitchappan. Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy. https://www.tandfonline.com/loi/iahb20
2. Bandyopadhyay and, Jose A. Urban Aragon, David Witonsky, Richa Rajpal, Prekshi Garg, Rashmi, The genetic landscape, gene flow and adaptation in Ladakh highlanders of trans-Himalayas
3. Chetan Vuppulury, Pankaj Singh Baghel, Shailesh Agrawal, Sonam Spalzin, Tashi Ldawa Thsangspa,
4. Diane J Rowold, David Perez Benedico, Ralph Garcia-Bertrand, Shilpa Chennakrishnaiah,
5. Kumar, L., Rajpal, R., Ahlawat, B., Sehrawat, J. S., Spalzin, S., Fonia, R. S., Thangaraj, K., & Rai, N. (2024). The maternal genetic origin and diversity of the extant populations of the Ladakh region in India. *Mitochondrion*, 75, 101828.
6. Lomous Kumar, Richa Rajpal1, Bhavna Ahlawat, Nagarjuna Pasupuleti, Snigdha Konar, Aparna Dwivedi, Sachin Kumar, Sonam Spalzin, Stanzen Rabyang, Kumarasamy Thangaraj, Niraj Rai
7. MA Alfonso Sanchez, Tenzin Gayden and Rene J Herrera, 2015. Ladakh, India: the land of high passes and genetic heterogeneity reveals a confluence of migrations. European Journal of Human Genetics (2015), 1–7. www.nature.com/ejhg
8. Maanasa Raghavan. Ancient human genomes from Ladakh reveal Tibetan, South Asian, and Central Asian admixture over the last three millennia. https://doi.org/10.64898/2026.01.26.701789
9. Niraj Rai, Bhavna Ahlawat, Aparna Dwivedi, Shristee Gupta, Snigdha Konar, Esha
10. Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy
11. Rowold, D. J., et al. (2016). Ladakh, India: the land of high passes and genetic heterogeneity reveals a confluence of migrations. *European Journal of Human Genetics*, 24(3), 442-449.
12. Shamoon-Pour, M., Li, M., & Merriwether, D. A. (2019). Rare human mitochondrial HV lineages spread from the Near East and Caucasus during post-LGM and Neolithic expansions. *Scientific Reports*, 9(1).
13. Syama, A., et al. (2019). Geographical extant of Brokpa villages and their NRY-HG and mtDNA HG distributions. *Annals of Human Biology* (Supplementary Data).
14. Telangana Today. (2024, January 19). CCMB scientists unravel genetic history of Ladakh population.
15. Thangaraj, K., et al. (2019). Origin and identity of the Brokpa of Dah-Hanu, Himalayas – an NRY-HG L1a2 (M357) legacy. *Annals of Human Biology*, 46(7-8), 562-573.
16. رازول کوہستانی، 2022۔ بروکپا لوگ اور بروکسکت زبان، انڈسٹ کوہستانی پبلی کیشنز۔
17. رضا امجد، 2014۔ جموں کشمیر میں آباد شین داردوں کی مختصر تاریخ، کرگل۔
18. عبدالغنی شیخ، 2005۔ لداخ: تہذیب و ثقافت، کریسنٹ پبلی کیشنز، جموں
19. مختار زاہد بڈگامی، 2015۔ تاریخ شینا زبان و ادب، الحیات پرنٹو گرافکس، سرینگر۔